احکام رمضان المبارک

سنہ ۱۴۴۱ھ
۲۰۲۰ء

اور

تعارف

جامعہ امام محمد انور شاہ دیوبند

بانی

فخر المحدثین حضرت مولانا سید انظر شاہ مسعودی کشمیری رحمہ اللہ

معتمد

سید احمد خضر شاہ مسعودی

- رمضان المبارک کا مہینہ خیر و برکت کا مہینہ ہے۔
- رمضان المبارک میں شیاطین قید و بند میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔
- رمضان المبارک میں خاص طور پر عبادت کا اہتمام کرنا چاہئے۔
- رمضان المبارک کی راتوں میں ایک رات (شبِ قدر) آتی ہے جس میں عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ ملتا ہے، اس رات میں حضرت جبرئیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور جس بندہ کو عبادت میں مشغول پاتے ہیں اس کے لئے دعا کرتے ہیں، اور تمام فرشتے آمین کہتے ہیں۔
- رمضان المبارک میں خداوند قدوس کی بارش کی طرح رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
- رمضان المبارک کا مہینہ روحانی ترقی کے لئے ایسا ہے جیسے ساون کا مہینہ ہریالی کے واسطے۔
- رمضان المبارک میں اپنے غریب بھائی بہنوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- روزہ مخلصانہ عبادت ہے جس میں دکھاوٹ کا کوئی شائبہ نہیں اس لئے حق تعالیٰ اس کا اجر بطور خاص عطا فرمائیں گے۔
- رمضان المبارک کے مہینے میں ہر نفل عمل کا ثواب فرض کے برابر اور ہر فرض عمل کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

رمضان المبارک

کے

فضائل و برکات

رمضان المبارک کا مہینہ اپنی خصوصیات اور فضائل و برکات کی وجہ سے امتیازی شان رکھتا ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو قید و بند میں ڈال دیا جاتا ہے، اس ماہ مبارک کا ابتدائی عشرہ رحمت، درمیانی عشرہ مغفرت اور آخری عشرہ دوزخ سے آزادی کا وقت ہے، رمضان میں بے حساب برکتوں اور رحمتوں والی ایک رات (شبِ قدر) آتی ہے جو قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس بابرکت مہینہ میں اہلِ ایمان کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے، اسی مبارک مہینہ میں قرآن پاک نازل کیا گیا، جس کی ہدایت کی بدولت انسانی زندگی میں ایمان و یقین کی روشنی آئی، امن و امان کی فضا پیدا ہوئی، اس مہینہ میں دن کے روزوں کے علاوہ رات میں ایک خاص عبادت کا عمومی اور اجتماعی نظام قائم کیا گیا جو تراویح کی شکل میں ملتِ اسلامیہ میں رائج ہے، دن کے روزوں کے ساتھ رات کی تراویح کی برکات مل جانے سے اس مہینہ کی نورانیت اور تاثیر میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے، جس کو اپنے ادراک و شعور اور احساس کے مطابق ہر بندہ محسوس کرتا ہے جو ان باتوں سے کچھ بھی تعلق اور مناسبت رکھتا ہے اور جس کے دل میں ایمان و یقین کی ہلکی سی بھی روشنی موجود ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان کے دنوں میں روزے فرض کیے گئے ہیں، اور راتوں میں تراویح کو سنت قرار دیا گیا ہے۔ نیز اس ماہ کی ہر شب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی اعلان کرتا رہتا ہے، اے خیر کے طلب کرنے والو! بھلائی کے کام کی طرف آگے بڑھو، اور اے برائی کے چاہنے والو! اپنی برائیوں سے باز آؤ۔

روزہ کا اجر وثواب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ کی فضیلت اور اس کی قدر واہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب روزہ کے نتیجہ میں سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزہ عام قاعدہ اور اصول سے بالاتر ہے، دراصل بندہ کی طرف سے یہ میرے لیے ایک تحفہ ہے، میں اعزاز واکرام کے ساتھ اس کا اجر وثواب خود عطا کروں گا، میرا بندہ میری رضا کی خاطر اپنی خواہشِ نفس ترک کر دیتا ہے اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، لہٰذا میں خود اپنی مرضی کے مطابق اس کی نفس کشی اور پُرخلوص قربانی کا صلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لئے دو طرح کی مسرتیں ہیں، ایک افطار کے وقت کی مسرت، دوسری جب وہ اپنے مالک ومولیٰ کے حضور میں باریابی کا شرف حاصل کرے گا، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے، یعنی انسانوں کے لیے مشک کی خوشبو جس قدر عمدہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو اس سے بھی زیادہ پیاری ہے، روزہ دنیا میں نفس وشیطان کے شدید حملوں سے بچاؤ کے لیے اور آخرت میں جہنم کی ہولناکیوں سے تحفظ کے لئے ایک مؤثر ذریعہ اور ایک مضبوط ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ بیہودہ گوئی اور فحش باتوں سے بچا رہے، شور وشغب نہ کرے، اگر کوئی دوسرا آدمی اس سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ پر اتر آئے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بخاری ومسلم)

رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا فرض ہے، جو شخص اس کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں رہتا اور جو اس اہم فرض کو ادا نہ کرے وہ سخت گنہ گار اور فاسق ہے۔

رویتِ ہلال

اگر مطلع صاف ہوتو رمضان اور عید کے موقع پر بہت سے لوگوں کا چاند دیکھنا ضروری ہے، ایک یا دو کی شہادت معتبر نہیں ہوگی اور اگر مطلع صاف نہیں ہے تو رمضان کے چاند کے متعلق ایک مسلمان کا خبر دینا بھی کافی ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ فسق میں مبتلا نہ ہو، عید کے چاند کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں چاند دیکھنے کی گواہی دیں کہ ہم نے چاند دیکھا ہے۔ یہاں بھی ضروری ہے کہ وہ سب عادل ہوں، فاسق و بدکار نہ ہوں تو چاند مان لیا جائے گا۔ چاند کے ثابت ہونے میں جنتری کا اعتبار نہیں، چاند کے سلسلہ میں تار، ٹیلیفون اور ریڈیو کی خبر بھی مقامی ذمہ دار مفتی کی تصدیق کے بغیر معتبر نہیں۔

روزہ کی نیت

نیت کہتے ہیں دل سے قصد و ارادہ کرنے کو، خواہ زبان سے کچھ کہے، یا نہ کہے، روزہ کے لیے نیت شرط ہے، اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا بھی نہیں تو روزہ نہ ہوگا، رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا بہتر ہے، رات میں اگر نیت نہ کی ہو تو زوال سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک دن میں نیت کر سکتا ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱) کان اور ناک میں دوا ڈالنا۔ (۲) قصداً اپنے اختیار سے منہ بھر قے کرنا۔ (۳) روزہ یاد رہتے ہوئے کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا جانا۔ (۴) عورت یا کسی مرد کو چھونے وغیرہ سے انزال ہو جانا۔ (۵) کوئی ایسی چیز نگل جانا جو عادتاً کھائی نہیں جاتی، جیسے لکڑی، لوہا اور کچے گیہوں کا دانہ وغیرہ۔ (۶) لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا، بیڑی، سگریٹ اور حقہ پینا۔ (۷) بھول کر کھا پی لیا، یاد آنے پر یہ خیال کیا کہ اب تو روزہ جاتا رہا پھر قصداً کھا پی لیا۔ (۸) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھالی۔ (۹) دن باقی تھا مگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے، افطار کر لیا۔

ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ کفارہ واجب نہیں (۱۰) جان بوجھ کر بیوی سے صحبت کرنے یا کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس صورت میں قضا بھی لازم آتی ہے اور کفارہ بھی، کفارہ یہ ہے کہ ساٹھ روزے متواتر رکھے، بیچ میں ناغہ نہ ہو، اگر ناغہ ہو گیا تو پھر سے متواتر ساٹھ روزے پورے کرنے پڑیں گے، اور اگر روزے کی طاقت نہیں تو پھر ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہو جاتا ہے

(۱) بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا، ٹوتھ پیسٹ یا منجن یا کوئلے سے دانت صاف کرنا، ان سب صورتوں میں روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ (۲) تمام دن حالت جنابت میں (بغیر غسل کئے) رہنا۔ (۳) فصد کرانا، یا کسی مریض کے لئے اپنا خون دینا۔ (۴) غیبت یعنی کسی کی عدم موجودگی میں اُس کی برائی کرنا، جو ہر حال میں حرام ہے، روزہ میں اس کا گناہ اور بڑھ جاتا ہے۔ (۵) روزہ میں لڑنا جھگڑنا، گالی دینا، خواہ انسان کو دی جائے یا کسی جانور کو یا بے جان کو، ان سب چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ مکروہ ہوتا ہے

(۱) مسواک کرنا۔ (۲) سر یا مونچھوں میں تیل لگانا۔ (۳) آنکھوں میں دوا یا سرمہ ڈالنا۔ (۴) خوشبو سونگھنا۔ (۵) گرمی یا شدتِ پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔ (۶) کسی قسم کا انجکشن لگوانا۔ (۷) حلق میں بلا اختیار دھواں یا گرد و غبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا۔ (۸) کان میں پانی بلا ارادہ چلا جانا۔ (۹) خود بخود قے آجانا۔ (۱۰) سوتے ہوئے احتلام (غسل کی ضرورت) ہو جانا۔ (۱۱) اگر خواب میں یا صحبت کرنے کی وجہ سے غسل کی ضرورت پیش آگئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا اور اسی حالت میں روزہ کی نیت کر لی تو روزہ میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔ (۱۲) اگر بیوی کو اپنے خاوند یا نوکر کو آقا کے غصہ کا قوی اندیشہ ہو تو کھانے میں نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت

① اگر بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا شدید خطرہ ہوتو روزہ نہ رکھنا جائز ہے، بعد میں اس کی قضا لازم ہے۔

② اگر عورت حمل سے ہے اور روزہ رکھنے میں بچہ کو یا اپنی جان کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے تو روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کرے۔

③ جو عورت اپنے یا کسی غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہے اور روزے سے دودھ کم ہو جاتا ہے اور بچے کو تکلیف پہنچتی ہے تو روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کرے۔

④ شرعی مسافر جو کم از کم ۴۸ میل (تقریباً سوا ستتر کلو میٹر) سفر کی نیت کر کے گھر سے نکلا ہو، اس کے لیے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے، لیکن اگر سفر میں کوئی تکلیف یا دقت نہ ہوتو افضل یہ ہے کہ روزہ رکھ لے اور اگر خود کو یا ساتھیوں کو تکلیف ہوتو پھر روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔

⑤ اگر روزہ کی حالت میں سفر شروع کیا تو اب روزہ کا پورا کرنا ضروری ہے، کوئی شخص سفر میں تھا، بغیر روزہ کے تھا اور افطار سے پہلے کسی بھی وقت گھر پہنچ گیا تو اب اسے چاہئے کہ افطار تک روزہ کے احترام میں کھانے پینے سے احتراز کرے، اور اگر صبح صادق کے بعد سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا کہ سفر سے آ گیا اور ایسے وقت میں آیا جس میں روزہ کی نیت ہو سکتی ہے یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کرے اور روزہ رکھے۔

⑥ اگر کسی کو قتل کی دھمکی دے کر روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو اس کے لیے روزہ توڑ دینا جائز ہے، پھر قضا کرے۔

⑦ اگر بیماری یا بھوک پیاس کا اتنا غلبہ ہو جائے کہ جان کا خطرہ لاحق ہو جائے تو روزہ توڑ دینا نہ صرف یہ کہ جائز ہے، بلکہ واجب ہے، البتہ اس کی قضا لازم ہوگی، کفارہ واجب نہیں۔

⑧ عورت کے لئے ایامِ حیض میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون (نفاس) آتا ہے اس کے دوران روزہ رکھنا جائز نہیں، ان دنوں میں روزے نہ رکھے بعد میں قضا کرے۔

⑨ بیمار، مسافر اور حیض و نفاس والی عورت کے لیے رمضان میں روزے نہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے، لیکن رمضان المبارک کے احترام کی وجہ سے ان کے لیے لازم ہے کہ سب کے سامنے کھانے پینے سے احتراز کریں۔
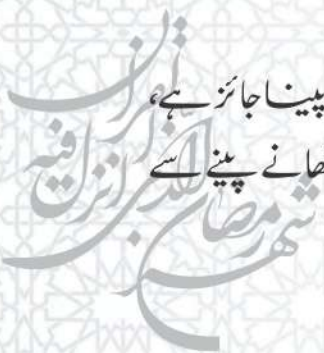
روزہ کی قضا

(۱) کسی عذر سے روزہ قضا ہوگیا تو جب عذر جاتا رہے تو جلد قضا کر لینا چاہیے، زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں، کیا معلوم کس وقت موت آجائے، قضا روزوں میں اختیار ہے کہ متواتر رکھے یا ایک ایک کر کے رکھے۔

(۲) اگر مسافر سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض تندرست ہوجانے کے بعد اپنی موت تک اتنا وقت نہ پائے کہ جس میں قضا شدہ روزے ادا کر سکے تو اس کے ذمہ قضا لازم نہیں، سفر سے لوٹنے اور بیماری سے تندرست ہونے کے بعد جتنے دن ملیں اتنے دن کی قضا لازم ہوگی۔

(۳) اگر کسی نے فوت شدہ روزے قضا کرنے کا وقت پایا، لیکن ابھی تک قضا نہیں کیے، کہ موت کا وقت آگیا تو وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کیے بغیر مر گیا تو مناسب ہے کہ اس کے ورثاء ہر روزہ کے بدلے میں ایک کلو ۶۳۳ / گرام گندم یا تین کلو ۲۶۶ رگرام جو یا ان کی قیمت غریبوں پر صدقہ کریں اور اگر وہ مرنے والا مال چھوڑ کر مرا ہے اور روزہ کی وصیت کر گیا تو ہر روزہ کے بدلے میں مذکورہ مقدار فدیہ ادا کرنا واجب ہے۔

سحری

روزہ دار کو آخر رات میں صبح صادق سے پہلے سحری کھانا مسنون ہے، اس میں برکت ہے اور ثواب ہے، آدھی رات کے بعد جس وقت بھی کھائے سحری کی سنت ادا ہو جائے گی، مگر آخر رات میں کھانا افضل ہے، اگر مؤذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو سحری کھانا منع نہیں، صبح صادق سے ذرا پہلے تک سحری کھانا جائز ہے، سحری سے فارغ ہو کر دل میں رزہ کی نیت کر لینا کافی ہے۔

افطار

آفتاب کے غروب ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے، ہاں جب مطلع ابر آلود ہو تو دو چار منٹ انتظار کر لینا بہتر ہے۔ ویسے تین منٹ کی احتیاط بہر حال کرنا چاہیے۔ کھجور اور خرما سے روزہ افطار کرنا افضل ہے اور کسی دوسری چیز سے افطار کرنے میں بھی کوئی کراہت نہیں، اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے افطار کرے تو اس سے ثواب کم نہ ہوگا، البتہ اگر یہ چیز حرام یا مشتبہ ہو تو اُسے ہر گز قبول نہ کیا جائے، اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز و جماعت میں دس منٹ کی تاخیر کر دی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، افطار کے وقت یہ دعا مسنون ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

تراویح

① رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعات تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

② تراویح کی جماعت سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر محلہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور کوئی شخص علیحدہ اپنے گھر میں تراویح پڑھ لے تو جائز ہے مگر مسجد کی جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا، اور اگر محلہ کی مسجد میں باجماعت تراویح کسی نے نہ پڑھی تو سارے محلہ والے ترکِ سنت کے مرتکب ہونے کی وجہ سے گنہ گار ہوں گے۔

③ تراویح میں ایک بار قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے، تراویح پڑھانے کے لئے اگر حافظ قرآن نہ ملے یا ملے مگر بلا اجرت نہ سنائے تو چھوٹی سورتوں سے مثلاً اَلم ترکیف سے نماز تراویح ادا کریں، اجرت دے کر قرآن پاک نہ سنیں کیوں کہ قرآن پاک سنانے پر اجرت دینا اور لینا دونوں حرام ہیں، سامع کے لئے بھی اجرت لینا جائز نہیں اجرت پر قرآن سنانے سے نہ تو امام کو ثواب ملتا ہے، نہ مقتدیوں کو ثواب ملتا ہے۔

④ اگر ایک حافظ ایک مسجد میں ۲۰/رکعت تراویح پڑھ چکا ہے تو اس کو دوسری مسجد میں اسی رات میں تراویح پڑھانا درست نہیں۔

⑤ اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار رکعت پر سلام پھیرا تو صرف آخری دو رکعتیں تراویح میں شمار ہوں گی اور شروع میں پڑھی ہوئی دو رکعتیں اور ان میں پڑھا ہوا قرآن پاک لوٹایا جائے گا لیکن اگر دو رکعت پر قعدہ کیا ہے یعنی بیٹھا ہے تو چاروں رکعتیں تراویح میں شمار ہوں گی۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

⑥ جس شخص کی تراویح کی دو چار رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام نے نماز وتر پڑھانی شروع کر دی ہو تو اس کو چاہیے کہ امام کے ساتھ وتر کی جماعت میں شامل ہو جائے، اور چھوٹی ہوئی تراویح بعد میں پوری کرے۔

⑦ جس شخص کو عشاء کی نماز باجماعت نہ ملی ہو بلکہ تنہا پڑھی ہو وہ امام کے ساتھ وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے۔

⑧ جس نے تراویح کی نماز جماعت سے نہیں پڑھی اسے وتر کی جماعت میں شریک نہ ہونا چاہیے بلکہ اپنی تراویح کے بعد وتر پڑھنی چاہیے، لیکن اگر جماعت میں شریک ہو گیا تو اس کی نماز وتر ہو گئی، لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

⑨ قرآن پاک کو اس قدر تیز پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے، اس صورت میں نہ امام کو ثواب ملے گا اور نہ مقتدیوں کو۔

⑩ اس قدر زیادہ قراءۃ کرنا کہ مقتدیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے، تین دن سے کم میں قرآن کریم ختم کرنا اچھا نہیں ہے۔

⑪ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں ہے۔

ضروری نوٹ: یہ تمام احکام عام حالات کے لیے ہیں، لاک ڈاؤن جیسی صورت میں مفتیانِ کرام کی جانب سے جاری کی گئی ہدایات پر عمل کیا جائے گا۔

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

اعتکاف

رمضان المبارک اور بالخصوص اس کے آخری عشرہ کے اعمال میں سے ایک عمل اعتکاف بھی ہے۔

① اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ہر طرف سے یک سو ہو کر مسجد میں رہے اور خدا کی عبادت اور اس کے ذکر میں لگا رہے، اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہوا اور سوائے ایسی حاجاتِ ضروریہ کے جو مسجد میں پوری نہ ہو سکیں جیسے پیشاب، پاخانہ کی ضرورت، غسل واجب یا وضو کی ضرورت، مسجد سے باہر نہ جائے۔

② رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی اگر بڑے شہر کے ہر محلہ میں اور چھوٹے دیہات کی ہر بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب پر ترکِ سنت کا وبال رہے گا، اور کوئی ایک بھی محلہ میں اعتکاف کر لے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی۔

③ اعتکاف میں کوئی خاص عبادت متعین نہیں، نماز، تلاوت کلام پاک، دینی کتابوں کا پڑھنا یا ذکر اللہ کرنا، غرض جو عبادت بھی چاہے کرتا رہے۔

④ جس مسجد میں اعتکاف کیا گیا ہے اگر اس میں جمعہ نہیں ہوتا تو نماز جمعہ کے لیے اندازہ کر کے ایسے وقت مسجد سے نکلے کہ جامع مسجد میں پہنچ کر سنتیں ادا کرنے کے بعد خطبہ سن سکے، اگر اس سے کچھ پہلے مسجد میں چلا گیا تو بھی اعتکاف میں خلل نہیں پڑے گا۔

⑤ اگر بلا ضرورت طبعی وشرعی تھوڑی دیر کے لیے بھی مسجد سے باہر چلا جائے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا خواہ جان بوجھ کر نکلے یا بھول کر، اس صورت میں اعتکاف کی قضا کر لینا بہتر ہے۔

⑥ اگر آخری عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو اعتکاف کی نیت سے بیس تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو اور جب عید کا چاند نظر آئے تب اعتکاف سے باہر نکلے۔

⑦ غسل جمعہ یا محض گرمی سے پریشان ہو کر غسل کے واسطے مسجد سے باہر نکلنا معتکف کے لیے جائز نہیں۔

⑧ معتکف کو لڑائی جھگڑے اور فضول باتوں سے بچنا چاہیے، مسجد کے احترام کے خلاف بھی کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

شبِ قدر

چوں کہ اس امت کی عمریں بہ نسبت پہلی امتوں کے کم ہیں، اس لیے حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ایک رات ایسی عنایت فرمائی ہے کہ جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے، لیکن اس رات کے تعین کو پوشیدہ رکھا گیا تاکہ لوگ اس کو تلاش کریں اور بے حساب ثواب حاصل کریں، اس کے لیے کوئی رات متعین نہیں، رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر آنے کا زیادہ امکان ہے، یعنی ۲۱ ویں، ۲۳ ویں، ۲۵ ویں، ۲۷ ویں اور ۲۹ ویں، ستائیسویں شب میں اولیاء اللہ نے اسے پایا ہے، ان راتوں میں بہت محنت سے عبادت اور توبہ واستغفار اور دعا میں مشغول رہنا چاہیے۔ اگر تمام رات جاگنے کی طاقت نہ ہو تو جس قدر ہو سکے جاگے اور نفل نماز، دُعا، تلاوت قرآنِ کریم یا ذکر و تسبیح میں مشغول رہے اور کچھ نہ ہو سکے تو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرنے کا اہتمام کرے، حدیث پاک میں آیا ہے کہ یہ اہتمام بھی رات بھر جاگنے کے حکم میں ہو جاتا ہے، ان راتوں کو صرف جلسوں اور تقریروں میں صرف کر کے سو جانا بہت بڑی محرومی کی بات ہے، تقریریں ہر رات ہو سکتی ہیں مگر شب قدر کی عبادت کا یہ موقعہ بار بار ہاتھ نہیں آئے گا، البتہ جو لوگ رات بھر جاگ کر عبادت کرنے کی ہمت رکھتے ہیں، وہ شروع میں کچھ وعظ سن لیں پھر نوافل اور دعاء میں لگ جائیں تو درست ہے، شب قدر کی خاص دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

صدقۂ فطر

① صدقۂ فطر ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ضروریاتِ زندگی کے علاوہ ٦١٢ گرام ٣٦٠ ملی گرام چاندی یا ساڑھے ٨٧ گرام سونا یا اس کی قیمت کے بقدر رقم ہو یا حوائج اصلیہ سے زائد ایسی چیزیں موجود ہوں جن کی قیمت بقدر نصاب ہو خواہ وہ چیزیں تجارت کے لیے نہ ہوں جیسے رہائش کے مکان سے زائد مکان گھر کے مصارف کے بقدر کاشتکاری کی زمین سے زائد زمین، ضرورت کے کپڑوں اور برتنوں سے زائد کپڑے اور برتن وغیرہ۔

② صدقۂ فطر کے نصاب پر سال کا گذرنا شرط نہیں ہے بلکہ عید الفطر کے روز بقدر نصاب مالیت کا ہونا صدقۂ فطر کے وجوب کے لیے کافی ہے۔

③ جس کے پاس نصاب مذکور کے بقدر مال ہو وہ اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے۔

④ ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک کلو ٦٣٣ گرام گندم یا تین کلو ٢٦٦ گرام جو یا ان کی قیمت ہے۔

⑤ رمضان کی آخری تاریخ میں یا یکم شوال کی صبح صادق سے قبل پیدا ہونے والے بچہ کا صدقۂ فطر دینا بھی لازم ہے

⑥ صدقۂ فطر انہیں لوگوں کو دیا جا سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، البتہ زکوٰۃ کافر کو نہیں دی جا سکتی اور صدقۂ فطر دیا جا سکتا ہے۔

⑦ صدقۂ فطر صبح سویرے نماز عید کے لیے جانے سے پہلے دیدے اگر پہلے نہیں دیا تاخیر کر دی تب بھی یہ ساقط نہیں ہوگا، بعد میں ادا کرنا ضروری ہے۔

مسائلِ زکوٰۃ

① زکوٰۃ ہراس شخص پر فرض ہے جس کے پاس نصاب کے بقدر مال ہو، زکوٰۃ کا نصاب ۶۱۲ گرام ۳۶۰ ملی گرام چاندی یا اس کی قیمت کے بقدر رقم یا سامانِ تجارت ہے، ایسا نصاب جب سال بھر کسی کی ملک میں رہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوجاتی ہے۔

② صاحبِ نصاب اگر کسی سال زکوٰۃ پیشگی دیدے تو یہ بھی جائز ہے البتہ اگر بعد میں سال پورا ہونے سے پہلے مال بڑھ گیا تو اس بڑھے ہوئے مال کی زکوٰۃ بھی دینا ہوگی۔

③ جس قدر مال ہے اس کا چالیسواں حصہ دینا فرض ہے، یعنی ڈھائی فیصد، سونے چاندی یا جس مال تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے اس کا چالیسویں حصہ دینا بھی صحیح ہے اور چالیسویں حصے کی قیمت ادا کردینا بھی جائز ہے، مگر قیمت خرید نہ لگے گی بلکہ زکوٰۃ فرض ہونے کے وقت بازار میں جو قیمت ہوگی اس کا چالیسواں حصہ دینا ہوگا۔

④ کسی فقیر کو اتنا مال دیدینا کہ جتنے مال پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے مکروہ ہے، لیکن اگر دیدیا تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی اور اس سے کم دینا بغیر کسی کراہت کے جائز ہے۔

⑤ مقروض کو اس کے قرضہ کے بقدر یعنی جس سے اس کا قرضہ ادا ہوسکتا ہے دینا جائز ہے، قرضہ خواہ کتنا ہی ہو۔

⑥ زکوٰۃ ادا ہونے کے لیے شرط ہے کہ جو رقم کسی مستحق زکوٰۃ کو دی جائے وہ اس کی کسی خدمت کے معاوضہ میں نہ ہو صرف اللہ کے لیے ہو۔

⑦ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مستحق زکوٰۃ کو مالکانہ طور پر دی جائے جس میں اس کو ہر طرح کا اختیار ہو، اس کے مالکانہ قبضہ کے بغیر زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

⑧ کارخانوں اور مل وغیرہ کی مشینوں پر زکوٰۃ فرض نہیں، لیکن اس میں جو خام مال یا تیار شدہ مال ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

⑨ سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ فرض ہے، برتن حتی کہ سچا گوٹہ، ٹھپہ، اصلی زری (چاہے کپڑوں میں لگی ہوئی ہو) سونے چاندی کے بٹن اور انگوٹھی پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

⑩ کسی کے پاس کچھ روپیہ، کچھ سونا، کچھ چاندی اور کچھ مالِ تجارت ہے مگر علیحدہ علیحدہ، ان میں سے کوئی بھی بقدر نصاب نہیں ہے تو سب کو ملا کر دیکھیں گے، اگر مجموعہ کی قیمت ۶۱۲ گرام ۳۶۰ ملی گرام چاندی کی قیمت کے برابر ہوجائے تو زکوٰۃ فرض ہوجائے گی اور اگر اس سے کم رہے تو پھر زکوٰۃ فرض نہیں، نصاب میں چاندی کا اعتبار کیا گیا ہے۔ اس میں غریبوں کا فائدہ ہے۔

(۱۱) ملوں اور کمپنیوں کے شیرز پر بھی زکوٰۃ فرض ہے بشرطیکہ شیرز کی قیمت بقدر نصاب ہو یا اس کے علاوہ دیگر مال مل کر شیرز ہولڈر مالک نصاب بن جاتا ہو، البتہ کمپنیوں کے شیرز کی قیمت میں جو مشینری اور مکان اور فرنیچر وغیرہ کی لاگت بھی شامل ہوتی ہے وہ زکوٰۃ سے مستثنٰی ہوں گی، اس لیے اگر کوئی شخص کمپنی سے دریافت کر کے جس قدر رقم اس کی مشینری و مکان وفرنیچر میں لگی ہے اس کو اپنے حصے کے مطابق شیرز کی قیمت میں سے کم کر کے باقی کی زکوٰۃ دے تو یہ بھی جائز ہے۔

(۱۲) سال کے ختم پر جب زکوٰۃ دینے لگے اس وقت جو شیرز کی قیمت ہوگی وہی لگے گی، مثلاً ابتداء سال میں دو ہزار روپے تھے اور سال ختم ہونے پر دو ہزار پانچ سو کی مالیت ہوگئی تو دو ہزار پانچ سو کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

(۱۳) نابالغ کے مال پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

(۱۴) سادات کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، اگر کوئی سیّد ضرورت مند ہو تو زکوٰۃ سے ہٹ کر اس کی مدد کرنی چاہیے۔

(۱۵) اپنے اصول وفروع یعنی ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور اولاد کی اولاد اور میاں بیوی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، ان کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، بھائی بہن، بھانجے، بھتیجے، چچا، خالہ، پھوپی اور ماموں وغیرہ کو زکوٰۃ دینے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ ان قریبی لوگوں کو زکوٰۃ دینے میں دوہرا اجر ملتا ہے، ایک زکوٰۃ دینے کا، دوسرے صلہ رحمی کرنے کا، البتہ انہیں زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ کی صراحت نہ کرے۔

(۱۶) زکوٰۃ کے مال سے غیر مسلم محتاجوں، بیواؤں اور ان کے یتیموں کی امداد کرنا جائز نہیں۔

(۱۷) زکوٰۃ کی رقم مدرسہ کے مدرّسین وملازمین کی تنخواہوں میں دینا درست نہیں، اسی طرح امام ومؤذن کی تنخواہوں میں دینا بھی جائز نہیں۔

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ

پہلے دل سے نیت کرے کہ میں دو رکعت نماز عید واجب پڑھتا ہوں چھ زائد تکبیروں کے ساتھ اللہ کے واسطے اس امام کے پیچھے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھ لے اور سبحانک اللھم آخر تک پڑھے پھر تین زائد تکبیریں کہے، پہلی اور دوسری تکبیر میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے اور تیسری تکبیر میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھ لے اور باقی رکعت جس طرح ہمیشہ نماز پڑھتا ہے پڑھے، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورۃ کے بعد جب امام زائد تکبیریں کہے تو پہلی دوسری اور تیسری ہر تکبیر میں اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے، باقی نماز حسب دستور پوری کرے، نماز عید کا وقت آفتاب بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور زوال پر ختم ہو جاتا ہے، نماز عید کے بعد امام خطبہ پڑھے اور مقتدی خاموشی کے ساتھ سنیں، خطبہ سنے بغیر ہرگز نہ جائیں، جس طرح نمازِ عید واجب ہے اسی طرح عید کا خطبہ سننا بھی واجب ہے، خطبہ کے بعد دعا ثابت نہیں بلکہ سلام کے بعد ہی دعا کر لیں۔

تعارف

جامعہ امام محمد انور شاہ دیوبند

بانی

فخر المحدثین حضرت مولانا سید انظر شاہ مسعودی کشمیری رحمہ اللہ

معتمد

سید احمد خضر شاہ مسعودی

احوالِ واقعی

سید احمد خضر شاہ مسعودی

خشت وسنگ کی تعمیر اور فلک بوس عمارتوں سے بڑھتی ہوئی دل چسپی کے باعث، دینی مدارس کی توجہ بنیادی مقصد تعلیم وتربیت کی طرف کم ہوتی گئی۔ ابتدائی درجات کی تعلیم پر اس صورت حال کے سب سے زیادہ سنگین اثرات مرتب ہوئے اور ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج　　　تا ثریا می رود دیوار کج

کے بہ موجب نہائی درجات کی تعلیم بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی اور نتیجتاً باصلاحیت فضلاء اور کارآمد مدرسین کی فراہمی خود مدارس کے لئے بھی ایک سنگین مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔

اسی دردناک صورت حال کے پیش نظر جامعہ امام محمد انور شاہ کا قیام عمل میں آیا۔ ایک طرف یہ المیہ ہی کچھ کم نہ تھا کہ علمی دنیا کے لئے اس سے بھی زیادہ سوہان روح بات تھی کہ حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ جیسی نابغہ اور عبقری شخصیت کے علوم ومعارف، تحقیقات وتفردات، تحریرات ونگارشات اور امالی وافادات یا تو اب تک مسودات ومبیضات ہی بنے رہے، یا جو اشاعت پذیر ہوئے ان میں سے بھی غالب حصہ بہ زبان عربی وفارسی، جس کے سبب فی زمانہ عام استفادہ بہت مشکل ہوگیا۔ اس حوالے سے صرف ایک پہلو امید افزا اور خوش آئند تھا کہ اس علمی ورثے کا بڑا حصہ عصر حاضر کے بالغ نظر عالم ومحدث اور حضرت علامہ کشمیریؒ کے صلبی وعلمی وارث فخر المحدثین حضرت مولانا سید محمد انظر شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے امین اور قدردان ہاتھوں میں ہونے کے سبب اپنی اصل حالت میں محفوظ رہا۔

اس نادر ذخیرۂ علم وتحقیق کی مستقل بنیادوں پر حفاظت واشاعت کے احساس نے "جامعہ امام محمد انور شاہ" کے قیام کی ضرورت کو دوآتشہ بنا دیا؛ چنانچہ بنام خدائے ذوالجلال حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی زیر نگرانی شوال المکرم ۱۴۱۸ھ میں ادارہ ہذا کا قیام عمل میں آیا۔

جامعہ امام محمد انور شاہ نے مختصر مدت میں جو خدمات انجام دی ہیں وہ حضرات علمائے کرام سے روز اول سے دادِ تحسین حاصل کر رہی ہیں، حفظ وتجوید اور درجاتِ عربی (از عربی اول تا دورۂ حدیث) تکمیل ادب عربی وافتاء اور عصری علوم وکمپیوٹر کے شعبہ جات نہایت مفید اور کارآمد خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان چند صفحات میں مختصر تعارف کے ساتھ ہی امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیر علیہ الرحمہ نیز بانی جامعہ فخر المحدثین حضرت مولانا سید محمد انظر شاہ کشمیریؒ کی تابناک حیات کے مختصر خاکے بھی پیش کئے جا رہے ہیں۔

امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری نور اللہ مرقدہٗ

دارالعلوم دیوبند نے اپنی ڈیڑھ سوسالہ تاریخ میں جن نابغۂ روزگار شخصیات کو پیدا کیا، ان میں نمایاں ترین نام حضرت علامہ کشمیریؒ کا ہے۔ حضرت علامہ کشمیری وادیٔ لولاب کشمیر کے ایک ممتاز علمی ودینی خانوادے میں شوال ۱۲۹۲ھ میں پیدا ہوئے، مکتبی وابتدائی عربی تعلیم کشمیر، نیز ہزارہ صوبہ سرحد میں حاصل کرنے کے بعد ۱۳۱۰ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے اور ۱۳۱۴ھ میں فراغت حاصل کی۔ ۱۲/سالوں تک مدرسہ امینیہ دہلی، مدرسہ فیض عام سوپور کشمیر میں خدمات تدریس، اصلاحی وتبلیغی اسفاراور زیارتِ حرمین شریفین کے بعد ۱۳۲۷ھ میں دارالعلوم میں حدیث شریف کے مدرس مقرر ہوئے۔

حضرت شیخ الہندؒ نے اپنے طویلہ سفر حجاز کے پیش نظر آپ کو اپنا مسند نشین بنایا اور آپ اس وقت سے ۱۳۴۶ھ تک دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث رہے۔ آخری پانچ سال ڈابھیل گجرات میں گزار کر، اس علاقے کی سنہری تاریخ کی بنیاد رکھی اور صرف ۶۰ سال کی عمر میں ۱۳۵۲ھ میں وفات پا کر، عیدگاہ دیوبند سے متصل آسودۂ خواب ہوئے۔

حضرت علامہ کشمیریؒ کا حافظہ بے نظیر، ذکاوت وذہانت حیرت انگیز، یادداشت غضب کی، جو کتاب دیکھ لی وہ بر نوک زبان ہوگئی، حدیث شریف کا درس دیا تو ایک خوش آئند انقلاب برپا ہوگیا، کسی مسئلہ پر کچھ لکھا تو محققین انگشت بدنداں رہ گئے۔ قادیانیت کی تردید اور ختم نبوت کے اثبات میں ایک سو سے زیادہ صریح وصحیح دلائل قرآن وحدیث سے پیش کئے تو ساری دنیا آخر میں صد آفریں کہہ پڑی، حدیث نبوی ﷺ کی بابت تواتر پر کلام کیا تو اچانک تمام ذخیرۂ حدیث، ظن وتخمین کی پگڈنڈی سے نکل، یقین واذغان کی شاہ راہ معلوم ہونے لگا، عفت وپاک دامنی اور تقویٰ وطہارت ایسی کہ ۳۵/سال تک کسی نامحرم عورت پر نگاہ نہ پڑی اور نماز پنج گانہ تو دور تہجد کی نماز بھی قضا نہ ہوئی۔ اسی لئے معروف مصری عالم ومحدث علامہ محمد زاہد الکوثریؒ اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے کہا کہ علامہ کشمیریؒ جیسا عالم گذشتہ پانچ سو سالوں کے دوران پیدا نہیں ہوا۔ کسی نے آپ کو چلتا ہوا کتب خانہ اور کسی مجسم علم سے تعبیر کیا، کوئی آیۃ من آیات اللہ قرار دے رہا تھا تو کسی نے کچھ اس طرح خراج عقیدت پیش کیا کہ صحابہؓ کا قافلہ جا رہا تھا، حضرت شاہ صاحبؒ پیچھے رہے گئے تھے۔

جامعہ امام محمد انور شاہ، دیوبند اسی عبقری وعظیم شخصیت کے نام منسوب اور اسی کے چھوڑے ہوئے علمی کاموں کی تکمیل میں مشغول ہے۔

فرحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ وتقبل الجامعۃ قبولاً حسناً

ابن الانور فخر المحدثین، منفرد ادیب وصاحب طرز خطیب

حضرت مولانا سید انظر شاہ مسعودی کشمیری رحمہ اللہ

این خانہ ہمہ آفتاب است۔ والد گرامی نہ صرف برصغیر بلکہ پورے عالم اسلام میں بے نظیر عالم ومحدث، دادا کشمیر کے ممتاز عالم ورجل صالح اور جد امجد شیخ مسعود نوری اپنے دور کے عظیم داعی اسلام، مبلغ و مصلح اور عالم۔

شاہ صاحب کا رجحان، حالات زمانہ سے مجبور اور کم سنی ہی میں والد گرامی کا سایہ اٹھ جانے سے عصری علوم کی طرف ہوگیا۔ لیکن توفیق الٰہی نے دست گیری فرمائی اور شاہ صاحب نے دارالعلوم دیوبند میں چند ہی سالوں میں علوم کی تکمیل کر لی اور دارالعلوم میں بہ حیثیت مدرس منتخب کر لئے گئے۔

والد کی شبیہ، علمی دنیا میں ان کی قدر و منزلت اور دارالعلوم کے ماحول میں اپنا وقار و اعتبار پیدا کرنے کے جذبہ نے شاہ صاحب کو شبانہ روز محنت کرنے پر لگا دیا، نتیجہ ظاہر تھا کہ شاہ صاحب چند ہی سالوں میں طلبہ کے درمیان انتہائی مقبول، اپنے رنگ و آہنگ کے منفرد استاذ بن گئے، میزان سے بخاری تک ہر کتاب پڑھائی اور ندرت و ابتکار کے ساتھ۔ لکھنے پر آئے تو الفاظ کی بندش، ترکیب کی ندرت، مضمون کا اچھوتا پن دیکھ کر ہر صاحب ذوق کہہ اٹھا ''کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست۔''

حالات کی ستم ظریفی ۱۹۸۲ء میں دارالعلوم سے علاحدگی پر منتج ہوئی، جامع مسجد کی چٹائیوں سے اٹھے اور عیدگاہ سے آگے ایک دوسرا دارالعلوم کھڑا کر دیا اور اس کی صدارتِ تدریس و منصبِ شیخ الحدیث کو زینت بخشی۔ کچھ نیا، انوکھا اور خوب سے خوب تر کر ڈالنے کے مزاج نے وفات سے ۹-۸ سال پہلے ''معہد انور'' قائم کیا، جو محض درجہ حفظ سے شروع ہو کر قلیل ترین مدت میں دورۂ حدیث شریف و تکمیل ادب عربی و افتاء کی معیاری تعلیم گاہ بن گیا اور دنیا میں ''جامعہ امام محمد انور شاہ'' کے نام سے متعارف ہو گیا۔

تفسیر مدارک کے اردو ترجمہ و تحشیہ کے علاوہ درجنوں کتابیں تالیف کیں، ہزارہا ہزار علمی، دینی اصلاحی، سیاسی و سماجی مضامین تحریر کئے۔ صحت قابل رشک، ہمت جواں، حوصلے بلند اور آسمان پر کمندیں ڈالنے کے لئے بے تاب۔ ۵۵ رسال تک دین و علم کی خدمت اور تدریسی فرائض انجام دینے کے بعد چند مہینے جگر و گردہ کی بیماریوں سے نبرد آزما رہے۔ بالآخر وقت موعود آن پہنچا۔ حضرت شاہ صاحب کی پیدائش رشکِ بغداد و بخاریٰ سرزمین دیوبند میں ۱۴ رشعبان ۱۳۴۷ھ مطابق ۲۶ رجنوری ۱۹۲۹ء میں ہوئی۔ جہد مسلسل، محنت و مشقت، علم و حکمت، اصلاح و نصیحت، درس و تدریس، تحریر و تصنیف اور وعظ و خطابت سے لبریز زندگی کی ۸۲ ربہاریں دیکھنے کے بعد ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۶ راپریل ۲۰۰۸ء کو رحلت فرما گئے۔

اللھم انزل علیه شآبیب رحمتک و رضوانک (آمین)

واردین وصادرین
حضرات علماء کرام ودانشورانِ ملت

- خطیب الاسلام حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمیؒ، سابق صدر مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند
- حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ، سابق صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ
- شیخ طریقت حضرت مولانا قمرالزماں صاحب الہ آبادی، مہتمم دارالمعارف الہ آباد
- حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری، صدر مدرس وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا محمد اسلم صاحب قاسمیؒ، سابق صدر مدرس دارالعلوم وقف دیوبند
- حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب، استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند وصدر جمعیۃ علماء ہند
- حضرت مولانا محمد شاہد صاحب سہارن پوری، امین عام مظاہر علوم سہارن پور
- حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوریؒ، سابق استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا اسرارالحق صاحب قاسمیؒ، سابق صدر تعلیمی فاؤنڈیشن دہلی
- حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی، المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد
- حضرت مولانا محمد عبید اللہ اسعدی صاحب، شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ
- حضرت مولانا نورالحسن صاحب راشد، کاندھلہ
- حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب فتح پوری، مفتی اعظم مہاراشٹر
- حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن صاحب ندوی اعظمی، مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
- محترم جناب میرواعظ عمر فاروق بانی وچیئرمین حریت کانفرنس جموں وکشمیر
- حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب پھول پوریؒ، سابق ناظم بیت العلوم سرائے میر
- حضرت مولانا قاری محمد قاسم صاحبؒ، امام وخطیب پریامیٹ مسجد مدراس
- محترم جناب شیخ سہیل صاحب، صدر تنظیم علمائے ہند مہاراشٹر، بمبئی
- حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی، استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا قاری محمد سید محمد عثمان صاحب منصور پوری، استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

- محترم جناب بشیر احمد کچلو صاحب، وزیر برائے حج واوقاف جموں وکشمیر
- حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب، مہتمم دارالعلوم سوپور کشمیر
- حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب چمپارنی، شیخ الحدیث جامعہ رحیمیہ دہلی
- حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حارث ندیم صاحب، مہتمم مدرسہ صدر بازار دہلی
- حضرت مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندویؒ، مکہ مکرمہ
- حضرت مولانا عبدالحمید اسحاق صاحب مہتمم دارالعلوم آزادول، جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین صاحب ندوی، استاذ حدیث ابوظہبی
- حضرت مولانا بدر الحسن صاحب القاسمی، کویت
- محترم جناب اقبال اے پٹیل صاحب، زامبیا
- محترم جناب یونس محمد حسین صاحب، ماریشس
- محترم جناب محمد اشری احمد صاحب، مدرسۃ القرآن ملیشیا
- محترم جناب فردوس بن عبداللہ صاحب، ملیشیا
- حضرت مولانا ازہر صوبے دار صاحب، کینیڈا
- حضرت مولانا اظہار احمد صاحب قاسمیؒ دیوبندی، لندن
- حضرت مولانا شفاعت احمد صاحب، ویسٹ انڈیز
- الشیخ جاسر عودہ، ڈائریکٹر مرکز دراسات مقاصد شریعت لندن

شعبہ جات

جامعہ امام محمد انور شاہ، دیوبند کا انتظامی، تعلیمی اور تربیتی کام درج ذیل مختلف شعبہ جات میں پھیلا ہوا ہے:

(۱) شعبۂ اہتمام:

یہ شعبہ جامعہ امام محمد انور شاہ کا ایک کلیدی شعبہ ہے۔ تعلیمی، تربیتی و جملہ شعبہ جات و دفاتر اسی کے تحت کام کرتے ہیں۔ تمام شعبوں کی منظوری سے متعلق کاغذات اسی شعبہ سے ہو کر گزرتے ہیں۔

(۲) شعبۂ تعلیمات:

یہ جامعہ کا اہم اور بنیادی شعبہ ہے۔ اس کے تحت درج ذیل تعلیمی درجات ہیں:

(الف) ناظرہ وتحفیظ القرآن الکریم

(ب) عربی درجات از سال اول تا دورۂ حدیث شریف

(ج) تکمیل ادب عربی

(د) تکمیل افتاء

(۳) شعبۂ محاسبی
(۴) شعبۂ تنظیم وترقی
(۵) شعبۂ مطبخ
(۶) شعبۂ دارالاقامہ وصفائی
(۷) شعبۂ نشرواشاعت
(۸) شعبۂ کتب خانہ
(۹) شعبۂ تعمیرات
(۱۰) شعبۂ برقیات
(۱۱) شعبۂ کمپیوٹر
(۱۲) شعبۂ انٹرنیٹ
(۱۳) شعبۂ محافظ خانہ
(۱۴) شعبۂ محدث عصر
(۱۵) شعبۂ مہمان خانہ
(۱۶) شعبۂ اسٹورروم

ترجیحی ضروریات

- زیرِ تعمیر رواقِ انظر (ہوسٹل)
- تعمیر بیت الخلاء و پیشاب خانے اور غسل خانے
- مکمل تعمیر مطبخ جس میں کھانا تیار ہو سکے اور طعام گاہ
- باؤنڈری کی مزید بلندی
- مین گیٹ کی تعمیر
- واٹر ٹینک کا نظم اور بڑے جنریٹر کی فراہمی
- اندرون جامعہ پختہ سڑکوں کی تعمیر

منصوبے

- طلبہ اور اساتذہ کی تعداد میں اضافہ
- مسجد انور شاہ کی توسیع
- کتب خانہ کے لئے مزید کتابوں کی خریداری
- شائع شدہ کتابوں کی طباعت واشاعت
- اندرون جامعہ کینٹین
- ایک سال میں تجوید، دینیات اور بنیادی عصری تعلیم کے ساتھ کمپیوٹر کی بھی ابتدائی تعلیم
- اونچے پیمانے پر جدید تعلیم کا نظم

نصابِ تعلیم

امتیاز، انفرادیت، افادیت

جامعہ امام محمد انور شاہ، دیو بند ایک ایسے نصابِ تعلیم کے ذریعے منزل کی طرف گام زن ہے؛ جو طلبہ میں مہارت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کی ذہنی، عملی، جسمانی، روحانی اور اخلاقی صلاحیتوں کو جلا بخشنے اور درس گاہ کے اندر اور باہر اُن کی سرگرمیوں کو بامقصد اور منصوبہ بند طریقے پر اس طرح مرتب اور منظم کرے کہ اُن کی شخصیت کے ہر پہلو میں نمایاں نکھار پیدا ہو۔ نصاب تعلیم کے سلسلے میں جامعہ کو الحمدللہ تجربہ کار اساتذہ، آزمودہ کار منتظمین اور ماہرین تعلیم کا تعاون حاصل ہے۔ نصاب کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کا عمل برابر جاری رہتا ہے۔

برصغیر کے بیش تر مدارس میں رائج نصاب تعلیم جسے ''درس نظامی'' سے جانا جاتا ہے حضرت ملا نظام الدین سہالویؒ کا مرتب کردہ ہے۔ یہ نصاب ہر موضوع کی مشکل، پیچیدہ اور مغلق کتابوں پر مشتمل ہے۔ اِس نصاب کی اہمیت وقدامت مسلّم؛ تاہم اِس حقیقت سے چشم پوشی ممکن نہیں کہ ہر ۲۵-۲۰ سال بعد نئی نسل آتی ہے جس کی طبیعت، مزاج اور نفسیات پہلی نسل سے بہت کچھ مختلف ہوتی ہیں۔ اِس لیے نہایت ضروری ہے کہ ہر ۲۵-۲۰ سال بعد دونوں بنیادی مآخذ قرآن وحدیث کے سوا تمام معاون علوم وفنون کی درسی کتابوں اور اُن کے طریقۂ تدریس پر سنجیدگی سے غور کیا جائے اور حسبِ ضرورت اُن میں حذف واضافہ اور مفید تبدیلی عمل میں لائی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ملا نظام الدینؒ کے تیار کردہ نصابی کتب میں اب تک بڑی خاموشی کے ساتھ بڑی تبدیلیاں کی جا چکی ہیں۔ اَب درس نظامی کی بعض لازمی کتابوں کو نہ صرف دیس نکالا کیا جا چکا ہے؛ بل کہ مدارس کی موجودہ نسل اُن کے نام اور موضوع سے بھی ناآشنا ہے۔ اِسی طرح فلسفہ، حکمت اور طب؛ بل کہ حد یہ ہے کہ نحو وصرف اور تفسیر کی بھی بعض کتابیں (بیضاوی شریف، شرح جامی، کنز الدقائق وغیرہ) بہت سے مدارس کے نصاب میں اپنی جگہ برقرار نہ رکھ سکیں۔

دوسری طرف آفتاب نیم روز کی طرح روشن حقیقت سے کس طرح آنکھیں بند کی جا سکتی ہیں کہ حضرت ملا نظام الدین سہالویؒ کے عہد سے اَب تک زمین وآسمان بدل گیے، حالات تبدیل ہوگیے، طبائع ونفسیات میں انقلاب آیا اور ذہن ومزاج زیرو زبر ہو گیے۔ اِس دنیا میں رہ کر اِس کے لازمی تقاضوں سے صرف نظر مجرمانہ غفلت کے سوا کچھ نہیں۔ ہم جس ملک میں رہتے ہیں اُس کی مادری وقومی زبان، دنیا کی سکہ رائج الوقت عالمی زبان، حساب وکتاب، کمپیوٹر، انٹرنیٹ سے براہِ راست واقفیت ومناسبت، ہر فرد کی ضرورت بن چکی ہے، پھر اِس کو بھی نہ بھولیے کہ درسِ نظامی کے موجودہ ترمیم شدہ نصاب کی تکمیل

کے لیے ۱۰؍سال کا طویل عرصہ درکار رہے، اِس کے باوجود کتاب وسنت کو براہِ راست سمجھنے والے فضلا کا تناسب افسوس ناک حد تک کم ہے۔ یہ زمانہ تخصص اسپیشلائزیشن کا ہے۔ درجہ فارسی سے دورۂ حدیث تک ۱۲-۱۱ سال لگانے کے بعد تخصص کے لیے مزید کم ازکم دوسال کا وقت نکالنا آسان کام نہیں ہے۔

اِس تمام صورت حال پر طویل غور وخوض کے بعد جامعہ امام محمد انور شاہ، دیو بند نے پہل کرتے ہوئے ''درس نظامی'' کے تمام لازمی اور مفید مضامین کو باقی رکھتے ہوئے اِس کا دورانیہ کم کر کے ۶؍سال کر دیا ہے۔ اِس شش سالہ نصاب کی تکمیل کے بعد فقہ وفتاویٰ، ادب عربی، علوم تفسیر اور علوم حدیث کے شعبے بھی قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور فاتحۃ الخیر کے طور پر فقہ و فتاویٰ کے لیے شوال المکرم ۱۴۲۹ھ سے شعبۂ تکمیل افتاء اور شوال المکرم ۱۴۳۴ھ سے تکمیل ادبِ عربی کی ابتدا کی جا چکی ہے: اللھم تقبّل ذلک و قدر له الخیر۔

(الف) شعبۂ ناظرہ وتحفیظ القرآنِ الکریم

ناظرہ:

قواعد وتجوید وترتیل کی مکمل رعایت کے ساتھ ناظرہ قرآن کریم مع اردو نقل واملاء ودینیات

حفظ:

قواعد وتجوید وترتیل کی مکمل رعایت کے ساتھ حفظ قرآن کریم

اردو ودینیات:

سالِ اوّل (۱) اردو زبان کا قاعدہ؍اردو زبان کی پہلی کتاب (۲) مقبول ومسنون ۳۰ دعائیں اور ۳۰ حدیثیں حفظ

سالِ دوم (۱) اردو زبان کی دوسری کتاب (۲) دینی تعلیم کا رسالہ نمبر ۱ و ۲

سالِ سوم (۱) اردو زبان کی تیسری کتاب (۲) دینی تعلیم کا رسالہ نمبر ۳ و ۴

اوقات تعلیم: صبح (۱) حفظ قرآن کریم ۳ گھنٹے (۲) اردو دینیات ایک گھنٹہ

شام (۱) حفظ قرآن کریم ۲ گھنٹے (۲) بعد نماز مغرب ۲ گھنٹے

(ب) عربی درجات

اعدادیہ: (۱) آمد نامہ/ فارسی کی پہلی و دوسری (۲) جدید تیسیر المبتدی/ گلزارِ دبستان/ گلستاں (۳) آسان نحو/ آسان صرف حصہ اوّل (۴) اردو کی چوتھی/ مفتاح العربیہ حصہ اوّل (۵) سیرت خاتم الانبیاء/ تعلیم الاسلام تینوں حصے مکمل (۶) عصری علوم: ہندی/ انگریزی/ ریاضی/ جغرافیہ اور سائنس

سالِ اوّل: (۱) میزان الصرف/ منشعب/ پنج گنج (۲) نحو میر/ شرح مأۃ عامل (۳) مالا بد منہ فارسی (۴) القراءۃ الواضحہ حصہ اوّل/ مفتاح العربیہ حصہ دوم (۵) تکلّم عربی/ تاریخ الاسلام تینوں حصے مکمل (۶) عصری علوم: ہندی/ انگریزی/ ریاضی/ سائنس

سالِ دوم: (۱) ہدایۃ النحو/ کافیہ بحثِ فعل وحرف (۲) علم الصیغہ/ فصولِ اکبری (۳) نور الایضاح/ قدوری (۴) آسان منطق/ مرقات/ خلافتِ راشدہ (۵) القراءۃ الواضحہ حصہ دوم/ نفحۃ الادب (۶) عصری علوم: ہندی/ انگریزی/ ریاضی/ سائنس

سالِ سوم: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ایک تا پارہ ۱۵ (۲) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ تا پارہ ۳۰ (۳) دروس البلاغہ/ قدوری (۴) شرح وقایہ اوّل و دوم (۵) تسہیل الاصول/ اصول الشاشی (۶) القراءۃ الواضحہ حصہ سوم/ مشکوٰۃ الآثار/ تاریخ سلاطینِ ہند

سالِ چہارم: (۱) جلالین شریف پارہ ایک تا ۱۵ (۲) جلالین شریف پارہ ۱۶ تا ۳۰ (۳) ہدایہ اوّل (۴) ہدایہ ثانی/ اصح السیر (۵) الفوز الکبیر/ حسامی (۶) میبذی/ دیوانِ متنبی

بعد مغرب: (۱) جلالین شریف پارہ ۱ تا ۱۵ قبل شش ماہی (۲) جلالین شریف پارہ ۱۶ تا ۳۰ بعد شش ماہی

سالِ پنجم (موقوف علیہ): (۱) مشکوٰۃ شریف جلد اوّل (۲) مشکوٰۃ شریف جلد ثانی (۳) ہدایہ ثالث (۴) ہدایہ رابع (۵) آسان اصولِ حدیث/ شرح نخبۃ الفکر/ سراجی (۶) عقیدۃ الطحاوی/ شرح عقائد/ تاریخ المذاہب الاسلامیہ

بعد مغرب: (۱) مشکوٰۃ شریف جلد اوّل قبل شش ماہی (۲) مشکوٰۃ شریف جلد ثانی بعد شش ماہی

دورۂ حدیث شریف: (۱) بخاری شریف جلد اوّل (۲) بخاری شریف جلد ثانی (۳) ترمذی شریف جلد اوّل (۴) ترمذی شریف جلد ثانی (۵) مسلم شریف جلد اوّل وثانی/ طحاوی شریف (۶) ابوداؤد شریف/ موطا امام محمد

بعد مغرب: (۱) ابن ماجہ شریف (۲) موطا امام مالک (۳) نسائی شریف (۴) شمائل ترمذی شریف

(ج) تکمیلات

تکمیل ادبِ عربی: (۱) انشاء عربی (۲) اسالیب الانشاء (۳) المختارات العربیہ (۴) حوارِ عربی (۵) البلاغۃ الواضحہ / دیوانِ امام شافعی (۶) تاریخ ادب عربی / عربی اخبارات ورسائل مطالعہ

تکمیل افتاء: (۱) درِمختار جلد اوّل (۲) درِمختار جلد ثانی (۳) الاشباہ والنظائر (۴) قواعد الفقہ / سراجی (۵) رسم المفتی / کتاب الحظر والاباحہ للشامی / بدائع الصنائع (۶) تمرین فتاویٰ

اصول وضوابط بابت تکمیلات

(۱) امیدوار کسی معتبر ومستند درس گاہ سے فارغ التحصیل ہو اور اُس کی وضع قطع موافق شریعت ہو۔

(۲) دورۂ حدیث شریف کی جملہ کتابوں میں کام یاب ہو اور اُس کا امتحانِ سالانہ میں تکمیل ادب کے لیے اوسط ۶۵ فی صد جب کہ افتاء کے لیے ۷۰ فی صد ہونا ضروری ہے۔

(۳) جامعہ کے تحت ہونے والے امتحانِ داخلہ میں بھی اچھے نمبرات سے کام یاب ہو۔

(۴) تکمیل ادب سے افتاء میں جانے کے لیے جامعہ ہذا کے طلبہ کو سالانہ امتحان میں ۷۰ فی صد اوسط لانا ضروری ہوگا۔

(۵) سند حاصل کرنے کے لیے امتحانِ سالانہ میں تمام کتابوں میں کام یاب ہونا ضروری ہے ورنہ سند نہیں دی جائے گی، واضح رہے کہ طلبہ کا ضمنی امتحان نہیں ہوگا۔

☆☆☆

مطبوعاتِ جامعہ
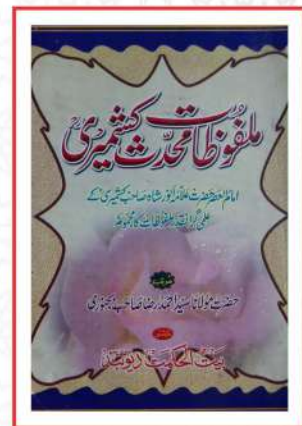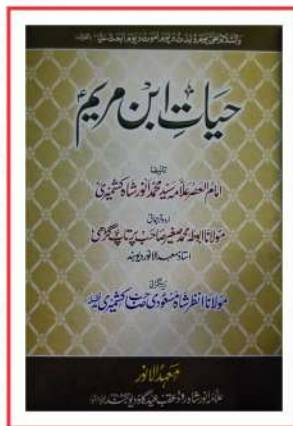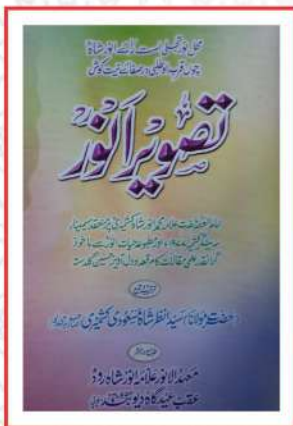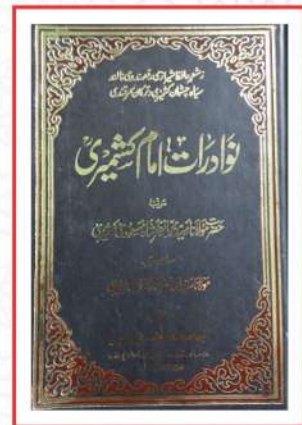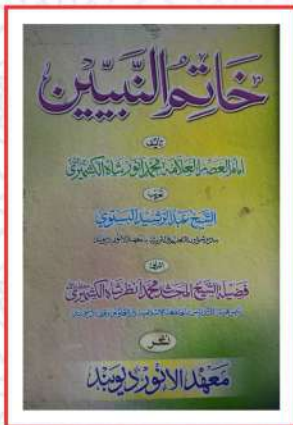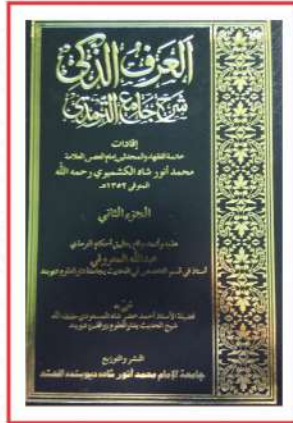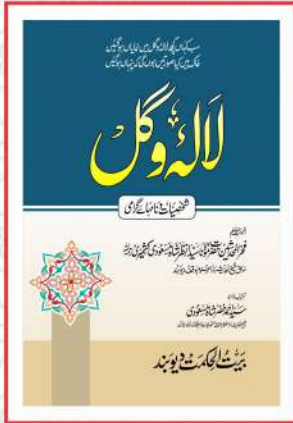
جامعہ کی مرکزی عمارت ''انور ہال''، جو شعبۂ حفظ، عربی درجات، تکمیلات کی درس گاہوں، دفاتر اور لائبریری پر مشتمل ہے۔

مجوزہ نقشہ ''رواقِ انظر''

زیرِ تعمیر رواقِ انظر

مسجد انور کا اندرونی منظر

مسجد انور کا خوب صورت منظر

مسجد انور کا صدر دروازہ

دارالاقامہ

ایک اہم گذارش

جامعہ امام محمد انور شاہ دیوبند (سابق نام معہد الانور) اپنی تعلیم وتربیت، نظم وانتظام اور دینی وعلمی خدمات کے اعتبار سے ملک کا معروف ونامور ادارہ ہے۔ اس نے گذشتہ ۲۰ رسالوں میں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم بانی جامعہ فخر المحدثین حضرت مولانا سید محمد انظر شاہ کشمیریؒ کے اخلاص اور حضرات اساتذہ وکارکنان کی محنت کے سبب ملک کے تعلیمی حلقوں میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ جامعہ میں درجۂ حفظ وعالمیت کے شش سالہ نصاب کے ساتھ تکمیل ادب عربی اور تکمیل افتاء کے ساتھ عصری علوم اور کمپیوٹر کا نصاب بھی زیر عمل ہے۔

اس کی وجہ سے جامعہ کی ضروریات بہت بڑھ گئی ہیں، مزید اساتذہ کا تقرر، طلبہ کی تعداد میں معقول اضافہ، رہائش گاہوں ودرسگاہوں کی تعمیر، طلبہ کی امداد اور مطبخ کی توسیع۔ یہ ضروریات خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے بعد برادرانِ اسلام کے مالی تعاون سے پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ

آپ حضرات سے گزارش ہے کہ مذکورہ بالا ضروریات کی تکمیل کے لئے جامعہ کا بیش از بیش تعاون فرمائیں اور عند اللہ ثواب دارین کے مستحق ہوں۔

اِنَّ اللہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ عبارت لکھیں

Jamia Imam Mohammad Anwar Shah
A/c No. 520101265117956
Corporation Bank Deoband
IFSC Code: CORP0000786